روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 15/اگست 2012ء 26 رمضان 1433 ہجری 15 ظہور 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 190

رمضان اور قرآن

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔اور سب سے زیادہ سخی آپؐ رمضان میں ہوتے جب جبریل آپؐ سے ملتے اور جبریل آپؐ سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کرتے اور آپؐ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔تو رسول اللہ ﷺ بے روک وٹوک آندھی سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔

(بخاری کتاب بدء الوحی کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ حدیث :6)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔اس واسطے وہ افضل ہے۔روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔اس میں کوئی شامل نہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 292)

رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔دعاؤں کا مہینہ ہے۔نیز فرمایا ''میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں،تب روزہ چھوڑتا ہوں۔طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول ص 439)

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ایک عبادات مالی،دوسرے عبادات بدنی۔عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جن کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آ جاتا ہے۔(کسی نے) یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری و صد عیب۔اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صد ہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ع

موئے سفید از اجل آرد پیام

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔(-) (البقرۃ:185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔ (ملفوظات جلد دوم ص 562)

دیکھو جنہوں نے ان دنوں روزے رکھے ہیں وہ کچھ دبلے نہیں ہو گئے اور جنہوں نے استخفاف کے ساتھ اس مہینہ کو گزارہ ہے وہ کچھ موٹے نہیں ہو گئے۔ان کا بھی وقت گزر گیا۔ان کا بھی زمانہ گزر گیا۔جاڑے کے روزے تھے۔صرف غذا کے اوقات کی ایک تبدیلی تھی۔سات آٹھ بجے نہ کھائی چار پانچ بجے کھالی۔باوجود اس قدر رعایت کے پھر بھی بہتوں نے شعائر اللہ کی عظمت نہیں کی اور خدا تعالیٰ کے اس واجب التکریم مہمان ماہ رمضان کو بڑی حقارت سے دیکھا۔اس قدر آسانی کے مہینوں میں رمضان کا آنا ایک قسم کا معیار تھا اور مطیع و عاصی میں فرق کرنے کے لئے یہ روزے میزان کا حکم رکھتے تھے۔خدا تعالیٰ کی طرف سے آسانی تھی۔سلطنت نے ہر قسم کی آزادی دے رکھی ہے۔طرح طرح کے پھل اور غذائیں میسر آتی ہیں۔کوئی آسائش و آرام کا سامان نہیں،جو آج مہیا نہ ہو سکتا ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص 317,316)

حضور انور کا درس القرآن وخطبہ عید الفطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 19/اگست 2012ء کو رمضان کا اختتامی درس القرآن ارشاد فرمائیں گے۔اس درس القرآن کیلئے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی خصوصی نشریات پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4:30 بجے تا 7:00 بجے شام ہوں گی۔

اسی طرح اگلے دن مورخہ 20/اگست 2012ء کو خطبہ عید الفطر کیلئے پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 2:30 بجے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات شروع ہوں گی۔جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الفطر 3:00 بجے سہ پہر نشر کیا جائے گا۔احباب دونوں پروگراموں سے استفادہ فرمائیں۔

تمباکو نوشی کی مضرت

ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے اشتہار دیا۔اس کو آپ نے سنا۔فرمایا کہ:

''اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے،نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔''

فرمایا:''اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے(دین حق) لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 110)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مشعل راہ

رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 31/اکتوبر 2003ء میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: (۔) یعنی قرآن میں تین صفتیں ہیں۔ اول یہ کہ جو علوم دین لوگوں کو معلوم نہیں رہے تھے ان کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔ دوسرے جن علوم میں پہلے کچھ اجمال چلا آتا تھا ان کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ تیسرے جن امور میں اختلاف اور تنازعہ پیدا ہو گیا تھا ان میں قول فیصل بیان کر کے حق اور باطل میں فرق ظاہر کرتا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 648)

تو اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ یہ تین باتیں جو بیان کی گئی ہیں کیونکہ شریعت اب کامل ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، پہلے لوگوں پر صرف اس علاقے یا وقت کے لحاظ سے احکامات دیئے گئے تھے، تمام علوم دین نہیں بتائے گئے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کامل کتاب اتاری گئی ہے اور تمام قسم کی ہدایت جس کی انسان کو ضرورت پڑ سکتی ہے اس میں بیان کر دی گئی ہے۔ پھر ایسے تمام احکامات جو پہلے واضح نہ تھے، پہلے انبیاء کی تعلیم میں معین نہ ہوئے تھے یا ایسے علوم جن کا معین طور پر انسان کو علم نہ تھا اس کو بھی تفصیل سے بیان کر دیا۔ پھر ساتھ ہی یہ ہے کہ دلیل کے ساتھ حق اور باطل، سچ اور جھوٹ، غلط اور صحیح میں فرق بتایا گیا ہے۔ تو جس قدر استطاعت ہے اس پر غور کرتا رہے اس لئے قرآن شریف زیادہ پڑھنا چاہئے اور اس کی حسین تعلیم پر عمل کرنا چاہئے، اس سے حصہ لینا چاہئے بہرحال رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جبریل ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اسے دہراتے تھے۔ اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اس کا ادراک پیدا ہو، اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو، معرفت حاصل ہو۔ پھر آگے اس میں بیان ہوا ہے روزے کے بارہ میں کہ کیا کیا رخصتیں ہیں اور کتنا رکھنا چاہئے اس بارہ میں گزشتہ خطبے میں سب بیان ہو چکا ہے۔

پھر اگلی آیت میں بیان فرمایا ہے کہ میرے بندوں سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہوں۔ دعا کے مضمون کے بارہ میں۔ دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ لیکن تمہیں اگر دعا کے طریقے اور سلیقے آتے ہوں تو مجھے قریب پاؤ گے۔ اس آیت کو روزوں کی فرضیت کی آیت کے ساتھ رکھا گیا ہے اور پھر اس سے اگلی آیت میں بھی رمضان کے بارہ میں احکام ہیں۔ تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تو اپنے سے مانگنے والوں کی باتیں سنتا ہوں۔ لیکن تمہارا بھی تو فرض بنتا ہے کہ جو میرے احکامات ہیں ان کو مانو۔ نیک باتوں پر عمل کرو، بری باتوں کو چھوڑو۔ یہ تو نہیں کہ صرف دنیاداری کی باتیں ہی کرتے رہو۔ کبھی مجھ سے میری محبت کا اظہار نہ ہو۔ جب کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو آ جاؤ۔ گو ایسے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کسی مصیبت میں گرفتار دیکھ کر جب وہ پکارتے ہیں تو ان کی مدد کرتا ہے۔ لیکن جب وہ مصیبت سے نکلتے ہیں تو پھر وہی باغیانہ رویہ اپنا لیتے ہیں۔ تو یہ طریق تو دنیاوی تعلقات میں بھی نہیں چلتے۔ تو بہرحال خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے ان بندوں کے قریب ہوں۔ ان کی دعائیں سنتا ہوں جو میرے قریب ہیں، جن کو میری ذات سے تعلق ہے۔ صرف اپنے دنیاوی مقصد حاصل کروانے کے لئے ہی میرے پاس دوڑے نہیں چلے آتے۔ اب جبکہ تم میرے کہنے کے مطابق روزے رکھ رہے ہو، بہت سی برائیوں کو چھوڑ رہے ہو، نیکی کی تلقین کر رہے ہو، نمازوں میں باقاعدگی اختیار کر رہے ہو، نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دے رہے ہو تو میں بھی تمہاری دعاؤں کو سنتا ہوں، جواب دیتا ہوں۔ میں تو اس انتظار میں بیٹھا ہوں کہ میرا کوئی بندہ خالص ہو کر مجھے پکارے تو میں اس کی پکار کا جواب دوں۔ اب جبکہ تم خالص ہو کر مجھے پکار رہے ہو، مجھ پر کامل ایمان رکھتے ہو، میرے بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو، ان کا خیال رکھ رہے ہو، رمضان میں غریبوں کے روزے رکھوانے اور کھلوانے کا بھی اہتمام کر رہے ہو، توجہ دے رہے ہو، لڑائی جھگڑوں سے دور ہو، معاف کرنے میں پہل کرنے والے ہو، انتقام سے دور ہٹنے والے ہو، کیونکہ کامل ایمان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر بھی کامل ایمان اور یقین ہو، اس لئے میری صفات کو ہر وقت ہمیشہ مدنظر رکھنے والے بھی ہو اور اپنی استعدادوں کے مطابق ان کو اپنانے والے ہو، تو اے میرے بندو! میں تمہارے قریب ہوں، تمہارے پاس ہوں، تمہاری دعاؤں کو سن رہا ہوں تمہیں اب کوئی غم اور فکر نہیں ہونا چاہئے اور رمضان کے مہینے میں تو میں اپنی رحمت کے دروازے وسیع کر دیتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل 19/اکتوبر 2004ء)

مکرم منصور احمد ناصر صاحب۔ چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ لائبیریا

"ہیومینیٹی فرسٹ احمدیہ ووکیشنل کالج"

منروویا (لائبیریا) کی پہلی گریجوایشن تقریب

2008ء میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے وائس پریذیڈنٹ آف لائبیریا جناب Joseph N.Boakai نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے حکومت کی طرف سے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ طویل خانہ جنگی کی وجہ سے نوجوانوں کی اکثریت بیروزگار اور غیر یقینی صورتحال کا شکار ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ اگر جماعت احمدیہ ان نوجوانوں کو مختلف ہنر سکھانے کے لئے ایک ووکیشنل سکول کا اجراء کر سکے تو نہ صرف ان نوجوانوں کو روشن مستقبل مل جائے گا بلکہ جماعت کا یہ اقدام حکومت کی بہت بڑی مدد ہوگی۔ بعد ازاں یہ خود ایک وفد کے ہمراہ لندن میں حضور انور ایدہ اللہ کی ملاقات سے مشرف ہوئے اور یہی درخواست حضور اقدس کی خدمت میں بھی پیش کی جسے حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا اور ان سے تعاون کا وعدہ فرمایا۔

چنانچہ حضور اقدس کی ہدایات کے تحت اس ادارہ کے قیام کی ذمہ داری ہیومینیٹی فرسٹ USA کو سونپی گئی۔ پاکستان سے 5 ٹیچرز کا انتخاب کیا گیا اور ضروری مشینری اور دیگر سامان کا کنٹینر بھجوایا گیا۔ مارچ 2011ء میں باقاعدہ کلاسز کا آغاز کر دیا گیا۔ اور اس کا افتتاح بھی خود وائس پریذیڈنٹ نے کیا اور اس موقع پر وہ بے حد خوش تھے کہ جماعت احمدیہ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور یوں ان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔ اس ادارہ کا نام حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "ہیومینیٹی فرسٹ احمدیہ ووکیشنل کالج" منظور فرمایا۔

تقریب گریجوایشن

26 مئی بروز ہفتہ پہلے Batch کی گریجوایشن کی تقریب YMCA کے ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز سہ پہر ساڑھے تین بجے ہونا تھا مگر ہال وقت سے پہلے ہی کھچا کھچ بھر گیا اور کامیاب ہونے والے طلباء کا جوش دیدنی تھا۔ 9 مختلف ٹریڈز میں مجموعی طور پر 150 طلباء کامیاب ہوئے۔ ہر ٹریڈ کے طلباء مخصوص رنگ کی ٹی شرٹس جن پر ہیومینیٹی فرسٹ کا Logo، کالج کا نام اور متعلقہ ٹریڈ کا نام خوبصورتی سے پرنٹ کیا گیا تھا میں ملبوس تھے۔ رنگوں کا یہ امتزاج دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔

طلباء کے علاوہ ان کے عزیز و اقارب اور دوست احباب بھی ان کی حوصلہ افزائی کیلئے بھاری تعداد میں موجود تھے۔ ڈپٹی منسٹر آف فارن افیئرز Mr. Sando Weyne تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ ان کے علاوہ معزز مہمانوں میں ایجوکیشن منسٹر کے نمائندہ، SOS کے ڈائریکٹر اور ڈسٹرکٹ 9 کے عوامی نمائندہ بھی شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کی انگلش ٹرانسلیشن کے ساتھ ہوا۔ مکرم محمد امین صاحب کوآرڈینیٹر ہیومینیٹی فرسٹ لائبیریا نے حاضرین کو خوش آمدید کہا جس کے بعد خاکسار منصور احمد ناصر نے ہیومینیٹی فرسٹ کا مختصر تعارف پیش کیا اور دنیا بھر میں عموماً اور لائبیریا میں خصوصاً ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد دونوں اسسٹنٹ منسٹرز اور ڈسٹرکٹ Representative نے اپنے اپنے ریمارکس میں جماعت احمدیہ اور ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور گورنمنٹ کے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی آنریبل ڈپٹی منسٹر آف فارن افیئرز نے اپنی تقریر میں کہا کہ گورنمنٹ آف لائبیریا جماعت احمدیہ اور ہیومینیٹی فرسٹ کی گرانقدر خدمات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے طلباء کو نہایت موثر انداز میں قیمتی نصائح سے نوازا۔

مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد کامیاب طلباء میں اسناد تقسیم کی گئیں اور اول دوم اور سوم آنے والے طلباء نے انعامات بھی وصول کئے۔ 9 مختلف ٹریڈز میں مجموعی طور پر 150 طلباء کامیاب ہوئے۔ طلباء کی نمائندگی میں ان کے پریذیڈنٹ نے ادارہ کی انتظامیہ اور اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب لائبیریا نوید عادل صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور اس تقریب کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اور میڈیا پر اس سادہ مگر پُر وقار تقریب کی موثر کوریج ہوئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 جولائی 2012ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا (25)

تقریب بیعت و آمین، عاملہ لجنہ کو ہدایات۔ ایوان خدمت اور دارالامن کا دورہ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

13 جولائی 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الاسلام کے دونوں ہالوں میں مرد احباب کے لئے اور نئے تعمیر ہونے والے ایوان طاہر میں خواتین کے لئے جگہ مخصوص کی گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بجکر چالیس منٹ پر بیت الاسلام میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ بیت الاسلام سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست Live نشر ہوا۔ کینیڈا کی مختلف جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے تھے۔ بیت اور طاہر ہال کی تینوں منازل علاوہ باہر لگی ہوئی مارکی بھی احباب سے بھری ہوئی تھیں۔ مجموعی طور پر سات ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

(خطبہ جمعہ کا خلاصہ الفضل 17 جولائی 2012ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

تقریب بیعت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر کینیڈا، امریکہ، فلپائن اور الجیریا سے تعلق رکھنے والے ان چار احباب نے اپنا ہاتھ رکھا جو آج ہی احمدیت میں داخل ہو رہے تھے۔ اس کے علاوہ تیس نو مبائعین نے بھی آج اپنے پیارے آقا کی دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ خواتین میں بھی بعض نو مبائعات نے شرف بیعت پایا۔

بیعت کی یہ تقریب MTA پر Live براہ راست نشر ہوئی اور ایک عالمی رنگ اختیار کر گئی۔ دنیا بھر کے ممالک کی جماعتوں نے اس بیعت کی تقریب میں شرکت کی سعادت پائی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

سب سے پہلے مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے دفتری ملاقات کی اور اپنے بعض امور اور معاملات پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔ (خالد مسعود صاحب ان دنوں رخصت پر کینیڈا آئے ہوئے ہیں)

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 43 فیملیز کے 195 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آج ان ملاقات کرنے والوں میں سات شہداء کی فیملیز بھی تھیں جو اپنے پیاروں کی شہادت کے بعد، مخالفین احمدیت کے ظلم و ستم سے ستائی ہوئی، اپنے ہی وطن کی زمین تنگ ہونے پر، وہاں سے ہجرت کر کے اور بے وطن ہو کر یہاں دیار غیر میں آباد ہوئی ہیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پا کر تسکین قلب اور طمانیت حاصل کی اور پھر ڈھیر ساری دعائیں بھی حاصل کیں۔ اللہ انہیں جہاں بھی رکھے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق درج ذیل مختلف جماعتوں سے تھا۔

Weston South، Islington، Ahmadiyya Abode of Peace، Brampton، Ottawa، Montreal، Mississauga۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

عاملہ لجنہ کو ہدایات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق لجنہ کے دفتر سرائے مریم میں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ہر سیکرٹری سے اس کے شعبہ کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور مختلف امور کے بارہ میں راہنمائی فرمائی۔

نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔

ایوان خدمت کا وزٹ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ''ایوان خدمت'' خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں تشریف لے گئے۔ یہاں وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الاسلام میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

آج کی اس تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 43 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی اس تقریب میں درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے حصہ لیا۔

عزیزہ درمانہ مبارکہ خان، عزیزم ایاز نصر اللہ خان، فلزہ احمد، مشعل شبیر، سلمان کاہلوں، کاشف کاہلوں، تمثیل احمد، صبیحہ معین، عیشاہ احمد، دانیال مبارک، عطاء الاسلام چوہدری، Frazia بھٹی، عیشاہ احمد، Qaisara سحر، ماہدہ عزیز ملک، Shaneeza خان، کاشفہ مسعود مہار، لائبہ ہمایوں، سبیکہ زاہد، Rateeba بشریٰ احمد، عطاء السلام، مناہل احمد، فراز احمد، سرمد اللہ قریشی، محمد معاذ حسین، ماریہ صدیقہ سلطان، معید احمد وڑائچ، انصر احمد، خولہ منصور، Maheen طوبیٰ، ثانیہ حفیظ، Malaika خان، زینب اے سید، عروہ چیمہ، طاہر محمود، حارث چوہدری، Michelle ہاشمی، عالیہ قریشی، Hamayl چوہدری، Alina عظمت، فاران طارق، ظفر اللہ محمود منگلا، کاشف ثاقب۔

ان سب بچوں اور بچیوں کا تعلق جماعت پیس ویلج ایسٹ، Woodbridge، Weston South، ویسٹن نارتھ ایسٹ، Brampton، Mississauga، سکاربرو، Oakville، پیس ویلج سنٹر اور بریڈفورڈ سے تھا۔

نو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نماز میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

دارالامن کا پیدل دورہ

دس بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اچانک اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احمدیہ دارالامن (Peace Village) کا پیدل دورہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس بستی کی ہر گلی اور ہر سڑک پر تشریف لے گئے اور ہر گھر کے آگے سے گزرے۔ اپنے پیارے آقا کی اچانک آمد کا سنتے ہی اس بستی کے مکین اپنی خوش بختی پر نازاں، اپنے گھروں کے آگے اپنے آقا کے استقبال کے لئے جمع ہو گئے اور بہت خوش تھے کہ آج اس بستی کی گلیاں اور سڑکیں پیارے آقا کی قدم بوسی کر رہی تھیں۔ آج یہاں کے چپہ چپہ کو برکت مل رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بشیر سٹریٹ سے اپنے وزٹ کا آغاز فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش بھی بشیر سٹریٹ پر ہی ہے۔ پیس ویلج کی دوسری گلیوں اور راستوں کی طرح بشیر سٹریٹ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا ہوا ہے۔ اس بستی کا ہر گھر ہی رنگ برنگ روشنیوں سے سجا ہوا ہے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ جونہی حضور انور سڑک پر آئے، حضور انور کو دیکھتے ہی مرد، عورتیں اور بچے بچیاں سبھی اپنے گھروں سے باہر آ گئے، ہر ایک خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف سے اھلاً وسھلاً و مرحبا اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں اور ہر گھر کے سامنے کھڑی فیملیز اپنے کیمروں سے حضور کی تصاویر بنا رہی تھیں۔ آج جس طرح ان کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے، اپنے محبوب آقا کو اپنے درمیان، اپنے انتہائی قریب اپنے گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔

حضور انور کے چاروں طرف ایک ہجوم اکٹھا ہو چکا تھا۔ چلنے کے لئے راستہ بنانا پڑتا تھا۔ حضور انور جس گھر کے سامنے سے گزرتے وہاں باہر کھڑی فیملیز نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتیں، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،

مرزا غلام احمد کی ہے۔ خلافت احمدیہ زندہ باد۔ خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے مسلسل بلند ہو رہے تھے۔ لاالٰہ الا اللہ کا ورد ترنم کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ جگہ جگہ پر بچے اور بچیاں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء بلند آواز سے اپنی اطاعت اور فدائیت کے اظہار پر مشتمل ترانہ پڑھ رہے تھے۔

جہاں ہر چھوٹا بڑا مرد، عورت اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہتا۔ وہاں ہر ایک اپنے ہاتھوں میں کیمرہ لئے ہوئے ان ایمان افروز اور ناقابل بیان مناظر کی تصاویر بنا رہا تھا۔ ساتھ ساتھ ویڈیو بھی بنائی جا رہی تھیں۔ ایک ایک فیملی کے ہاتھ میں کئی کئی کیمرے تھے اور سبھی چل رہے تھے۔ آج اس وزٹ کے دوران جس قدر تصاویر کھینچی گئیں اور ویڈیوز بنائی گئیں ان کا شمار ممکن نہیں۔

بعض فیملیاں اپنے بچوں کو اٹھائے ہوئے آگے کرتیں اور اس بات کو ترستیں کہ حضور ان کے بچے کو پیار کر دیں اپنا ہاتھ لگا دیں۔ حضور انور آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیتے۔ بچوں سے پیار کرتے، ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے، ہر کس و ناکس ان برکتوں سے سیراب ہو رہا تھا، بچیوں کے گروپس حضور انور کے دائیں بائیں چلتے ہوئے انتہائی قریب سے تصاویر کھینچ رہے تھے۔ بعض بچے اور بچیاں بھاگ کر حضور انور کے پاس آجاتے اور پیار حاصل کرتے اور حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کرتے۔ آج بڑا روح پرور ماحول تھا اور سارا پیس ویلج ہی روحانی خوشبو سے معطر تھا۔ جہاں ان مکینوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ وہاں ان کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ حضور انور جب بچوں سے پیار کرتے اور انہیں اپنا ہاتھ لگاتے تو مائیں فرط جذبات سے بچوں کو اپنے سینے سے لگا لیتیں اور روتے ہوئے اس حصہ کو چومنا شروع کر دیتیں جہاں حضور انور کا ہاتھ لگا تھا۔ آج عشق و محبت اور فدائیت کی سینکڑوں داستانیں رقم ہوئیں اور ہر ایک کے ایمان کو جلا ملی۔ اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیس ویلج کا یہ وزٹ قریباً سوا گھنٹے پر مشتمل تھا۔

اس وزٹ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت کچھ وقت کے لئے مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے ان کے دو بیٹے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھتے ہیں اور یہی وجہ ان کے لئے اس سعادت کے حصول کا موجب بنی۔ الھم زد وبارک۔

قریباً گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی خدمت خلق

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار ایک دفعہ ایک مریض کو لے کر آپ کے پاس پہنچا، کافی رش تھا خاکسار نے ایک پرچی پر اپنا نام اور آنے کی وجہ لکھ کر آپ کے کمرے میں بھجوائی تو محترم ڈاکٹر صاحب نے فوراً خاکسار کو مریض کے ساتھ کمرے میں بلا لیا مکمل چیک اپ کرنے کے بعد دوائیاں لکھ کر دیں۔ خاکسار نے بتایا کہ یہ غریب آدمی ہے تو اپنے میڈیکل سٹور پر فون کر کے ہمیں کہا جا کر دوائی لے لیں اور پھر خود ہی پوچھنے لگے کہ ان کے پاس کرایہ ہے؟ خاکسار نے اثبات میں جواب دیا تو پھر مطمئن ہو گئے اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

ہمارے پڑوس میں ایک غیر از جماعت سندھی دوست سائیں بخش خاص خیلی رہتے ہیں جو علاج کی غرض سے محترم ڈاکٹر صاحب کے پاس جایا کرتے تھے اس طرح آنے جانے سے ان کی ڈاکٹر صاحب سے ذاتی واقفیت ہو گئی وہ ہارٹ کے مریض تھے۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب ان کو کہنے لگے کہ اب آپ کے تمام ٹیسٹ ہو گئے ہیں صرف ایک ٹیسٹ رہتا ہے اور وہ کراچی سے ہوگا اور اس ٹیسٹ کی فیس -/16000 روپے ہے اور آپ اگر آج اندراج کروائیں تو ایک ماہ بعد ٹیسٹ کے لئے آپ کی باری آئے گی۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس مریض سے کہا کہ آپ اپنا فون نمبر مجھے دے جائیں میں بھی کچھ کوشش کروں گا۔ دوسرے تیسرے دن محترم ڈاکٹر صاحب نے خود مریض کو فون کیا کہ میں نے آپ کے ٹیسٹ کے لئے وقت لے لیا ہے ایک ہفتہ کے اندر آپ کا ٹیسٹ ہو جائے گا اور آپ کی فیس بھی میں نے کم کر کے 3000 روپے کروا دی ہے۔

اسی طرح محترم چوہدری ناصر احمد وہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے ایک دفعہ ایک غیر از جماعت دوست (مجید نامی مریض) کو محترم ڈاکٹر صاحب کے پاس بھجوایا وہ ہارٹ کا مریض تھا اور اس کی انجیوگرافی ہونی تھی۔

ابتدائی دوائی دینے کے بعد مریض سے کہنے لگے میں ربوہ جا رہا ہوں اگر آپ بھی ربوہ آجائیں تو میں اپنی نگرانی میں اور کم خرچ پر آپ کا علاج کرا دوں گا۔ وہ غیر از جماعت دوست مریض جمعہ کے دن دارالضیافت ربوہ پہنچ گیا اور ہفتہ کے دن صبح 7 بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ گیا تو وہاں محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنا منتظر پایا محترم ڈاکٹر صاحب نے نہایت ہی کم خرچ پر اور پھر اپنی نگرانی میں اس کا علاج کرایا ساتھ ہی آپ نے ایک مہمان دوست کی زیارت مرکز بھی کرا دی۔

(روزنامہ الفضل 13 مارچ 2010ء)

ناچیز دعا گو ہے

یہ نظم حضور انور کے سفر امریکہ و کینیڈا سے قبل کہی گئی

جس راہ گزر سے ہو گزر آپ کا سائیں
وہ باعث برکت ہو سفر آپ کا سائیں

اک وعدۂ انی معک بھی ہے تجھ سے
ہے ورثۂ عمرِ خضر آپ کا سائیں

ہر قوم کو ہے آپ سے قائد کی ضرورت
ہر ملک ہوا دستِ نگر آپ کا سائیں

اے کاش کہ گرویدہ بنے فضل خدا سے
ہر ملک کا ہر بندہ بشر، آپ کا سائیں

دنیا میں کوئی جائے اماں ہے تو فقط ایک
ہے فیض رساں ایک ہی در آپ کا سائیں

اک لمحہ نِگہ پیار کا جو تم نے دیا تھا
ہے آج تلک مجھ پہ اثر آپ کا سائیں

اللہ کرے آپ بڑی شان سے لوٹیں
بن جائے جہاں سارا ہی گھر آپ کا سائیں

یہ طالبِ دیدار سرِ راہ رہے گا!
ہر روز مرا دیدۂ تر، آپ کا سائیں

ہر آن خدا آپ کا ہو حافظ و ناصر
ناچیز دعا گو ہے ظفر آپ کا سائیں

مبارک احمد ظفر

مکرم عمیر عظیم صاحب

روزہ کی اہمیت، افادیت اور برکات

یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

’’اے مومنو! تم پر اللہ کی طرف سے روزے رکھنے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح پہلی امتوں پر روزے رکھنے فرض کئے گئے تھے۔‘‘

اس آیت کریمہ کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

’’دنیا میں بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جو منفرد ہوتی ہیں اکیلے انسان پر آتی ہیں اور وہ ان سے گھبراتا ہے۔ شکوہ کرتا ہے کہ میں ان تکالیف کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جن میں سارے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ان تکالیف پر جب کوئی انسان گھبراتا ہے یا شکوہ کا اظہار کرتا ہے تو لوگ اسے یہ کہہ کر تسلی دیا کرتے ہیں کہ میاں یہ دن سب پر آتے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ امید نہیں کر سکتا کہ وہ ان تکلیفوں سے بچ جائے۔ مثلاً موت ہے۔ موت ہر انسان پر آتی ہے۔ دنیا میں کوئی احمق سے احمق انسان بھی ایسا نہیں مل سکتا جو کہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ مجھ پر موت نہ آئے۔ موت اس پر ضرور آئے گی چاہے جلد آجائے یا دیر میں۔‘‘

پس یہ کہہ کر کہ ’’جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔‘‘ خدا تعالیٰ نے (۔) کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزے ایسی نیکی، ثواب اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ جس کے حصول کے لئے ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں تم اس سے بچنے کی کوشش کرو.......

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے (۔)! تم ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی تمہیں بتا دیتے ہیں کہ روزے پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور انہوں نے اس حکم کو اپنی طاقت کے مطابق پورا کیا تھا۔

(تفسیر کبیر جلد2 صفحہ 370)

مختلف اقوام کے روزے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روزوں کی شکل میں اختلاف تھا اور وہ اختلاف آج تک نظر آتا ہے۔

کہیں اس قسم کے روزے ہوا کرتے تھے جنہیں وصال کہتے ہیں کہ درمیان میں سحری نہ کھانا۔ کہیں ایسے روزے ہوتے کہ روزہ کشائی بھی نہ ہوتی اور تین تین چار چار پانچ پانچ دن متواتر روزہ رکھا جاتا۔

ہندوؤں کے روزوں کے متعلق تو عام طور پر مشہور ہے کہ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز نہیں کھانی۔ اس کے علاوہ اگر وہ کئی سیر آم، کیلے اور نارنگیاں وغیرہ کھا جائیں تو ان کے روزے میں فرق نہیں آتا۔ روٹی اور سالن کو چھوڑ کر باقی جو چیز چاہیں کھا لیں۔

پھر اس سے بھی آسان روزے رومن کیتھولک عیسائیوں میں پائے جاتے ہیں......ان کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ گوشت نہیں کھانا۔ اگر آلو اُبال کر یا کدو کا بھرتہ بنا کر اس کے ساتھ روٹی کھا لیں تو ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اگر گوشت کی بوٹی ان کے معدہ میں چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے.......

اس کے مقابلہ میں دین حق نے ہماری غذا کے متعلق یہ ایک عام حکم دے دیا ہے کہ گوشت بھی کھاؤ۔ اور سبزیاں بھی کھاؤ۔ آگ پر پکی ہوئی چیزیں بھی استعمال کرو۔ اور جنہیں آگ نے نہ چھوا ہو وہ بھی استعمال کرو......

روزے کے متعلق انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں لکھا ہے۔

It would be difficult to name any religious system of any description in which it is wholly unrecognised.

(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا زیر لفظ روزہ)

ہر مذہب میں روزوں کی تعلیم

ہر مذہب میں روزوں کا حکم موجود ہے چنانچہ اس بارہ میں سب سے پہلے ہم یہودی مذہب کو دیکھتے ہیں۔ تورات میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے تو انہوں نے چالیس دن رات کا روزہ رکھا اور ان ایام میں انہوں نے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔

چنانچہ لکھا ہے۔

’’سو وہ (یعنی موسیٰ) چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی نہ پانی پیا۔‘‘

(خروج باب 34 آیات 28)

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’میں نے تو ان کی بیماری میں جب وہ بیمار تھے ٹاٹ اوڑھا اور روزے رکھ رکھ کر اپنی جان کو دکھ دیا۔‘‘

(زبور باب 35 آیت 13)

اگر عیسائیت کو دیکھا جائے تو اس میں بھی روزوں کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق انجیل بتاتی ہے کہ انہوں نے چالیس دن اور چالیس رات کا روزہ رکھا۔ متی میں لکھا ہے۔

’’اور چالیس دن اور چالیس رات کا فاقہ کر کے آخر اسے بھوک لگی۔‘‘

(متی باب 4 آیت 2)

بہر حال مذاہب کی لمبی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی جاتی رہی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور شکل میں دین حق نے اس کو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے دین حق میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا ہو اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں۔ اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں ان کے لئے کوئی روزہ نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد2 صفحہ 370 تا 374)

زمانہ جاہلیت میں رمضان کے مہینے کا نام ناتقا تھا۔

(فتح العیان زیر آیت البقرہ 185)

روزہ رکھنے اور سحری کھانے کی برکات

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

’’سحری کھایا کرو کہ سحری میں برکت ہے۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب: برکۃ السحور من غیر ایجاب)

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سحری کیا کرتے تھے اور پھر نماز کے لئے اٹھ جایا کرتے۔ ان سے پوچھا گیا دونوں کے درمیان وقفہ کتنا ہوتا تھا؟ تو کہا پچاس قرآنی آیات پڑھنے کے جتنا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم قدر کم بین السحور وصلاۃ الفجر)

حضرت عبداللہ بن عمر فاروقؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دو موذن تھے۔ حضرت بلالؓ اور حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرما رکھی تھی کہ بلالؓ کی اذان کے وقت تو سحری کھاتے رہو۔ مگر جب ابن مکتومؓ اذان کہیں تو کھانا پینا بند کر دو۔ راوی کہتے ہیں کہ دونوں کے درمیان وقفہ اتنا ہی ہوتا تھا کہ ایک اذان دے کر اترتا تھا تو دوسرا اذان دینے کے لئے چڑھتا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم) باب: قول النبی الایمنعکم من سحور کم اذان بلال)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے گا۔ اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب: من صام رمضان ایماناً واحتساباً ونیۃ)

ایک حدیث میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں بھی ایک دروازہ ہے جس کو ریّان کہتے ہیں قیامت کے دن روزہ دار اس سے داخل ہوں گے۔ ان کے سوا کوئی اس سے داخل نہیں ہو گا پوچھا جائے گا۔ روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے سوا کوئی اس سے داخل نہیں ہو گا۔ پس جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ بند کر دیا جائے گا تو پھر کوئی بھی اس سے داخل نہ ہو گا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب: الریان للصائمین)

حضرت مسیح موعود کے ارشادات

روزے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 439)

پھر فرمایا:

’’تیسری بات جو (۔) کا رکن ہے وہ روزہ ہے روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے۔ اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا

چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102)

پھر ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

''روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

روزہ کی افادیت

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے۔ بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت بھی دنیا سے اٹھ جائے گی۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد پیدا ہونے ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے......

پھر روزوں کے ذریعہ دکھوں سے انسان اس طرح بھی بچتا ہے کہ:

۞ جب وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے تکلیف میں ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کی سزا سے اسے بچا لیتا ہے۔

۞ جب وہ فاقے رہ کر بھوک کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو اپنے غریب بھائیوں کی خبر گیری کرتا ہے اور ان کی ہلاکت سے بچنا خود بھی اسے بھی ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ افرادِ قوم کے بچنے سے آخر ساری قوم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ ﷺ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور درحقیقت یہ قومی ترقی کا بہت بڑا گُر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے......

پس روزوں کا یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کو نیکی کے لئے مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

انسان دنیا میں کئی قسم کے کام کرتا ہے۔ وہ محنت و مشقت بھی کرتا ہے۔ وہ آوارگی بھی کرتا ہے۔ وہ ادھر اُدھر بھی پھرتا ہے وہ گپیں بھی ہانکتا ہے۔ بالکل فارغ نہ انسانی دماغ رہتا ہے۔ نہ اس کا جسم۔ کچھ نہ کچھ کام انسان ضرور کرتا رہتا ہے۔ مگر بعض لغو کام ہوتے ہیں۔ بعض مضر اور بعض مفید اور بعض بہت ہی اچھے لیکن رمضان انسان کو ایسے کام کی عادت ڈالتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسے نیک کاموں میں مشقت برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ انسانی زندگی کی راحت و آرام کی چیزیں کیا ہوتی ہیں۔ یہی کھانا، پینا، سونا اور جنسی تعلقات، تمدن کا اعلیٰ نمونہ جنسی تعلقات ہیں۔ جن میں دوستوں سے ملنا اور عزیزوں سے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے۔ مگر جنسی تعلقات میں سب سے زیادہ قریبی تعلق میاں بیوی کا ہے۔ پس انسانی آرام انہی چند باتوں میں مضمر ہے کہ وہ کھاتا ہے۔ وہ پیتا ہے۔ وہ سوتا ہے۔ اور وہ جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے......

رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا:

روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا منہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تو لغو باتیں بھی نہ کرے۔ پس روزہ دار کے لئے بیہودہ باتوں سے بچنا لڑائی جھگڑے سے بچنا اور اسی طرح کی اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے۔ اس طرح کم بولنا بھی رمضان میں آ گیا۔ گویا کم کھانا۔ کم بولنا۔ کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا یہ چاروں باتیں رمضان میں آ گئیں۔ اور یہ چاروں چیزیں نہایت اہم ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 375 تا 377)

پس یاد رکھو کہ روزے کوئی مصیبت نہیں ہیں۔ اگر یہ کوئی دکھ کی چیز ہوتی ہے تو انسان کہہ سکتا تھا کہ میں دکھ میں کیوں پڑوں لیکن جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ روزے دکھوں سے بچانے اور گناہوں سے محفوظ رکھنے اور خدا تعالیٰ کی بقاء حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں اور گو بظاہر یہ ہلاکت کا باعث معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ انسان فاقہ کرتا ہے۔ جاگتا ہے۔ بے وقت کھانا کھاتا ہے۔ جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور پھر ساتھ ہی اس کے یہ احکام بھی ہیں کہ صدقہ و خیرات زیادہ کرو۔ اور غرباء کی پرورش کا خیال رکھو مگر یہی قربانیاں ہیں جو اسے خدا تعالیٰ کا محبوب بناتی ہیں۔ اور یہی قربانیاں ہیں جو ترقی کا موجب بنتی ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ نمبر 383)

بچے اور روزہ

چھوٹے بچوں کو روزے رکھوانے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کروانی چاہئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بے وقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے۔ کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے۔ اس وقت ان کو روزہ کی ضرور مشق کرانی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ یا تیرہ سال کے قریب کچھ کچھ مشق کرانی چاہئے اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں۔ یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت کی عمر ہے۔ مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی حضرت مسیح موعود نے اجازت دی تھی۔ اس عمر میں تو صرف شوق ہوتا ہے۔ اس شوق کی وجہ سے بچے زیادہ روزے رکھنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ ماں باپ کا کام ہے کہ انہیں روکیں پھر ایک عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں چاہئے کہ بچوں کو جرأت دلائیں کہ وہ کچھ روزے ضرور رکھیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے رہیں کہ وہ زیادہ نہ رکھیں۔ اور دیکھنے والوں کو بھی اس پر اعتراض نہ کرنا چاہئے کہ یہ سارے روزے کیوں نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر بچہ اس عمر میں سارے روزے رکھے گا تو آئندہ نہیں رکھ سکے گا۔ اسی طرح بعض بچے خلقی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنے بچوں کو میرے پاس ملاقات کے لئے لاتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے حالانکہ وہ دیکھنے میں سات آٹھ سال کے معلوم ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ایسے بچے روزہ کے شاید اکیس سال کی عمر میں بالغ ہوں۔ اس کے مقابلہ میں ایک ایک مضبوط بچہ غالباً پندرہ سال کی عمر میں ہی اٹھارہ سال کے برابر ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ میرے ان الفاظ ہی کو پکڑ کر بیٹھ جائے کہ روزہ کی بلوغت کی عمر اٹھارہ سال ہے تو نہ وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور نہ خدا تعالیٰ پر بلکہ اپنی جان پر آپ ظلم کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی چھوٹی عمر کا بچہ پورے روزے نہ رکھے اور لوگ اس پر طعن کریں تو وہ اپنی جان پر ظلم کریں گے۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ نمبر 385)

سفر اور بیماری میں روزہ

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی سچا ایمان ہے۔

(الحکم جلد 3 صفحہ 4۔ 31 جنوری 1899ء صفحہ 7)

پھر ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں۔

میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) (حدیث نبویؐ)۔ بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بنا دقت پر نہیں ہے جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 6۔ 17 فروری 1901ء صفحہ 13)

میں اس مضمون کو حضرت مسیح موعود کے روزے کی اہمیت کے متعلق اس ارشاد اور اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان احکامات کی روشنی میں روزہ کی اہمیت کو سمجھنے اور روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آپ فرماتے ہیں۔

''یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے رکھتا رہے۔ بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔''

(بدر جلد 6 صفحہ 43۔ 24/اکتوبر 1907ء صفحہ 3)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 جولائی 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن بوقت قبل نماز ظہر درج ذیل احباب کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سیدہ شمسہ سفیر صاحبہ

مکرمہ سیدہ شمسہ سفیر صاحبہ اہلیہ مکرم سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب واقف زندگی لندن مورخہ 28 جولائی 2012ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم سید صادق شاہ صاحب اور مکرمہ سلمیٰ سارا بیگم صاحبہ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ کے دادا مکرم سید محبوب عالم شاہ صاحب کو قادیان کے اولین شہداء میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کا نکاح 1945ء میں حضرت مصلح موعود نے پڑھایا۔ آپ حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر اپنے خاوند کے ساتھ گھانا تشریف لے گئیں۔ جہاں چار سال بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے وہاں پہلی دفعہ کماسی Gold Coast میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو متعارف کروایا اور بچوں کی تربیت کیلئے سپیشل کلاسز کا اہتمام کرتی رہیں۔ یوکے آنے کے بعد آپ کو یہاں بھی مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں لجنہ ڈاک ٹیم میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ خلیفۃ المسیح کی طرف سے ہونے والی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرنے کی وجہ سے آپ کو بہت سا حصہ حفظ ہو چکا تھا۔ آپ کو تین مرتبہ حج اور کئی بار عمرہ کرنے کا بھی موقع ملا۔ بہت نیک، دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے مکرم ناصر سفیر صاحب اور مکرم رفیق سفیر صاحب اپنے حلقوں میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت ربانی صاحب آف لاہور مورخہ 11 مئی 2012ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کے سسر حضرت ملک عطاء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کے والدین احمدی نہیں تھے۔ مرحومہ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، صاحب رؤیا وکشوف اور خلافت سے سچا پیار کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو قرآن کریم سے بہت شغف تھا اور روزانہ باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اشفاق ربانی صاحب (امیر جماعت احمدیہ فرانس) اور مکرم ابدال ربانی صاحب (صدر مجلس انصار اللہ فرانس) کی والدہ تھیں۔

مکرم رائے ظہور احمد ناصر صاحب

مکرم رائے ظہور احمد ناصر صاحب درویش قادیان حال ربوہ مورخہ 16 جون 2012ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1947ء میں حفاظت مرکز کے لئے حضرت مصلح موعود کی تحریک پر قادیان تشریف لے گئے اور ابتدائی 313 درویشان میں سے تھے۔ بہت نیک، صابر وشاکر اور خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم 1/8 حصہ کے موصی اور تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین میں شامل تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمود احمد ظفر وڑائچ صاحب

مکرم محمود احمد ظفر وڑائچ صاحب ابن مکرم چوہدری ظفر اللہ وڑائچ صاحب آف چک 9 پنیار ضلع سرگودھا مورخہ 31 مارچ 2012ء کو 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت چوہدری حاکم علی پنیار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ بہت نیک اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ کو 1984/85 میں کلمہ کا بیج لگانے کی وجہ سے 10 دن اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ماسٹر لیاقت علی گھمن صاحب

مکرم ماسٹر لیاقت علی گھمن صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب آف کوٹ گھمن ضلع نارووال مورخہ 16 مئی 2012ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے کوٹ گھمن میں صدر جماعت کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی شدید مخالفت بھی ہوئی۔ ایک مرتبہ کھیتوں میں کام کے دوران ان پر رات کے وقت شدید فائرنگ کی گئی لیکن آپ اللہ کے فضل سے محفوظ رہے۔ بہت نیک، مہمان نواز، صابر وشاکر، غریب پرور اور دعا گو انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امۃ الرشید فرحت صاحبہ

مکرمہ امۃ الرشید فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم خان حبیب اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ مرحوم مورخہ 7 جون 2012ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کا شمار قادیان میں رفیقات سے تربیت پانے والے ابتدائی ناصرات میں ہوتا ہے۔ آپ نے بچپن میں دینیات کلاس قادیان سے مکمل کی۔ بدوملہی اور ربوہ میں صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر 40 سال خدمت کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں آپ کو حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ بھی لمبا عرصہ خدمت کا موقعہ ملا۔ نماز اور تہجد کی پابندی کے ساتھ ساتھ تلاوت قرآن کریم کی تلاوت آپ کی زندگی کا معمول تھا۔ خوش اخلاق، خوش گفتار، خوش لباس اور مثبت سوچ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بے حد محبت اور اطاعت ووفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نعیم اللہ خان صاحب 18 سال سے وسطی ایشیائی ممالک میں ذاتی کاروبار کے ساتھ ساتھ بڑے اخلاص کے ساتھ جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم خلیل الرحمٰن صاحب

مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ابن مکرم ملک محمد الدین صاحب۔ آف کبیر والا مورخہ 17 مئی 2012ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ جماعت احمدیہ کبیر والا میں صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بہت نیک، ملنسار، حلیم الطبع، مہمان نواز اور جماعتی تحریکات پر لبیک کہنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ نذیرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ نذیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عارف محمد صاحب مرحوم خانیوال مورخہ 12 مئی 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ نے 19 سال کی عمر میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کے والدین اور بہن بھائی سب غیر احمدی ہیں۔ بہت نیک، صابرہ وشاکرہ، سادہ فطرت اور اچھے اخلاق کی مالک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں آپ مکرم میاں اقبال احمد صاحب شہید (سابق امیر ضلع راجن پور) کی نسبتی بہن تھیں۔

مکرم محمد صدیق یوسف صاحب

مکرم محمد صدیق یوسف صاحب آف بحرین مورخہ 22 مئی 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو "خطبہ الہامیہ" اور قصیدہ زبانی یاد تھا اور عرب امارات میں غیر احمدیوں کو مساجد میں جا کر بڑی دلیری سے حضرت مسیح موعود کے عربی اشعار سنایا کرتے تھے۔ بہت نیک، دعا گو، صاحب رؤیا اور غریب پرور انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے بے پناہ عشق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سید کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ ناروے کے بڑے بھائی تھے۔

مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ

مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب آف پنڈی بھاگو مورخہ 23 مئی 2012ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے 1946ء میں اپنے میاں کے ساتھ بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ ان کے خاندان نے سات سال تک ان کے ساتھ بائیکاٹ رکھا لیکن آپ نے یہ عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا اور احمدیت پر ثابت قدم رہیں۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند ملنسار اور غریب پرور خاتون تھیں۔ مربیان اور مرکزی مہمانوں کا بہت احترام کرتی تھیں۔ آپ کو قرآن کریم پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ 1/9 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ ساؤتھ آل یو۔کے کی والدہ تھیں۔

مکرمہ علم بی بی صاحبہ

مکرمہ علم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب ربوہ مورخہ 25 مئی 2012ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی، مہمان نواز اور مخلص خاتون تھیں۔ بڑی باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ آپ نے اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(مسلسل صفحہ 8 پر)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مکرمہ بشریٰ تبسم صاحبہ

مکرمہ بشریٰ تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب ناروے مورخہ 19 جون 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت فتح محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ غرباء اور یتامیٰ کا خاص خیال رکھتیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت و اخلاص کا تعلق تھا۔

مکرم محمد اسد راجپوت صاحب

مکرم محمد اسد راجپوت صاحب آف کراچی مورخہ 7 مئی 2012ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ بہت ہمدرد، غریب پرور، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب آف ربوہ مورخہ 17 مئی 2012ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب چٹھی مسیح کے پوتے، حضرت مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح کے بیٹے اور مکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کے چھوٹے بھائی تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت ملنسار، خدمت گزار، بےنفس اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست. سیل. سیل. سیل
اب جانا تو ضروری ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310

ربوہ میں سحر و افطار 15-اگست

انتہائے سحر	4:05
طلوع آفتاب	5:30
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	6:54

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

پیٹ کی ریح گیس اور قبض کیلئے
ریح شکن
قبض کشاء گولیاں
سیمپل نمونہ فری
حکیم منور احمد عزیز: 03346201283,03336706687
TAHIR طاہر
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ ربوہ

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں اور ماؤں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز
ملک مارکیٹ
ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

داخلہ الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی میں درج ذیل کلاسز میں محدود سیٹوں پر داخلہ ہوگا
☆ جونیئر نرسری، سینئر نرسری اور کلاس پریپ تا پنجم
☆ داخلہ فارم مورخہ 10 راگست سے مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
آفس کے اوقات 9 بجے تا 12 بجے ہوں گے۔
رابطہ کیلئے فون نمبر: 6211637-6214434

FR-10